www.emarsiya.com

مرثیہ

گریہ وماتم

نومبر۲۰۱۶

www.emarsiya.com

ہر دم غمِ حسینؑ میں گریہ ہے زندگی
سوز و سلام و مرثیہ نوحہ ہے زندگی
کرب و بلا میں آج بھی گویا ہے زندگی
وقفِ عزا نہ ہو تو بھلا کیا ہے زندگی
قصرِ یزیدی لرزاں و ترساں اِسی سے ہے
رونق جہاں میں ہے تو فقط ماتمی سے ہے

ہے ماتمی کے دم سے عزائے حسینؑ آج
ہر وقت ہے حسینؑ کا غم اُس کا کام کاج
سمجھے نہ اس کو کوئی فقط رسم یا رواج
سینہ زنی ہے اصل میں پُرامن احتجاج
کیسی عجیب اس میں ہے تاثیر کیا کہیں
ماتم ہمارے سینے پہ اور درد ہے اُنہیں

گلگوں ہے چہرہ یاں تو رُخِ زرد اُس طرف
شعلہ اِدھر فروزاں ، دمِ سرد اُس طرف
سینہ زنی اِدھر ہے تو ہے درد اُس طرف
ہم درد اِس طرف ہیں تو بے دررد اُس طرف
شق ماتمی کا سینہ ہے ماتم کی ضرب سے
کچھ کم نہیں ہے یہ کسی سامانِ حرب سے

ظلم و ستم نے دیکھا کہاں ایسا رنگ ہے
خالی ہے ہاتھ جس میں نہ لاٹھی نہ سنگ ہے
یہ احتجاج کرنے کا بھی خوب ڈھنگ ہے
مظلومیت اسی کے سہارے دبنگ ہے
ظالم کے چہرے سے جو عیاں اتنا کرب ہے
سینے پہ اپنے ، دل پہ مگر اُس کے ضرب ہے

www.emarsiya.com

ماتم سے ظلم و جور کے چہرے پہ اضطراب
انسانیت کو دیتا ہے یہ درسِ انقلاب
نوحہ گری ہو سینہ زنی کے جو ہم رکاب
ماتم کرے گا ظلم کا اک روز احتساب
سینے میں جو چھُپی ہے یہ اِک درد کی صدا
کرتی ہے دل فگار یہی ماتمی صدا

ماتم سے حق کی ہوتی ہے تشہیر جابجا
ظلمت میں اس کے دم سے ہے تنویر جابجا
جور و جفا کو کرتا ہے تسخیر جابجا
ہے اس سے قلب و روح کی تعمیر جابجا
شک کی فضا میں ہے یہی ایقان کی دلیل
سینہ زنی ہے قوتِ ایمان کی دلیل

جوشِ جنوں نہیں کوئی غیض و غضب نہیں
ماتم کے دائرے میں کوئی بے ادب نہیں
دل کی صدا ہے یہ کوئی شور و شغب نہیں
ماتم وہ احتجاج ہے کہ جس کے لب نہیں
بے چارگی کی ہے ، یہ ہے بے آس کی زباں
ماتم کے پاس صرف ہے احساس کی زباں

زنجیرِ ظلم توڑنے کا جب ملا نہ حل
کوئی بھی کرسکا نہ نظامِ جفا کو شل
سینے پہ ماتمی نے کھلائے ہیں تب کنول
نوحہ گری ہے سُنّتِ سجّادؑ پر عمل
سوتے ہوؤں کو یہ ہے جگانے کے واسطے
ماتم فقط نہیں ہے رُلانے کے واسطے

www.emarsiya.com

نوحہ گری و سینہ زنی کی یہ کیفیات
گر غور کیجئے تو یہ ہیں جزوِ نفسیات
ہنسنے کے ساتھ رونے کی قرآں کرے ہے بات
رونے سے ہی تو جاری ہے خونِ رگ حیات
اس کے بغیر ہوتی نہیں زندگی نصیب
روئے اگر نہ طفل تو رُلواتے ہیں طبیب

بیکار بحث سے یہ نکلنے کی ہے سبیل
قرآں کو اس کے ذیل میں اب کیجئے وکیل
ہے اس کے پارہ دس ، رکوع سترہ میں یہ دلیل
روتا زیادہ ، ہنستا ہے کم مومنِ اصیل
آوارہ ذہن کے لئے گریہ لگام ہے
حیرت ہے اس پہ جو کہے رونا حرام ہے

جو یہ بھی مانتا نہ ہو پارہ چھٹا اُٹھائے
اللہ کا کلام ہے میری نہیں ہے رائے
''مظلوم کو روا ہے وہ آنسو اگر بہائے''
جو ہو ستم رسیدہ کرے کیوں نہ ہائے وائے
آلام و رنج و غم تو اُنہیں آزماتے ہیں
محبوب ہیں خدا کو ، جو آنسو بہاتے ہیں

رونے سے ہوتی کم نہیں کچھ عبدیت کی شان
آدمؑ بھی روئے ، سخت تھا کچھ اتنا امتحان
ایوبؑ گریہ کرتے تھے تکلیف میں تھی جان
یونسؑ بہاتے رہتے تھے آنسو ہر ایک آن
معلوم تھا کہ زندہ ہیں یوسفؑ بھی گو اُنہیں
یعقوبؑ روتے رہتے تھے بیٹے کی یاد میں

www.emarsiya.com

بعدِ "اُحد" کتابوں میں یہ ہے لکھا ہوا
کرتے تھے سب شہیدوں پہ جب نالہ و بکا
سن کر یہ نوحہ پوچھتے تھے سب سے مصطفیٰ ﷺ
حمزہؑ چچا پہ رونے کو کوئی نہیں ہے کیا
اصحاب نے جو بھیجیں وہاں اپنی بیبیاں
گونجا زمیں سے تا بہ فلک نالہ و فغاں
فطرت کے یہ اصول ہیں ان سے نہیں مفر
آنسو نکل ہی پڑتے ہیں دل پر ہو جب اثر
یہ بھی پڑھا ہے ہم نے کہیں حضرتِ عمر
بیٹی کا گھر اُجڑنے پہ ہوتے تھے نوحہ گر
کیا کیجئے بتائے کوئی دل ملول کا
کنبہ اُجڑ گیا ہو جو سارا بتولؑ کا
مشکواۃ و بیہقی میں روایت ہے معتبر
آئے حضور ﷺ روتے بن عباسؓ کو نظر
بکھرے ہوئے تھے بال ، تو منہ آنسوؤں سے تر
پوچھا یہ حال کیوں ہوا اے شاہِ بحر و بر
فرمایا کربلا میں یہ ظلم و ستم ہوا
میرا حسینؑ قتل ہوا ، اف غضب ہوا
منسوب اُمِّ سلمٰی سے بھی ہے یہ واقعہ
مٹّی کو گھر میں لائے اُٹھا کر شہہ ہُدا
پوچھا کہ خاص بات ہے مٹّی میں کوئی کیا
وہ بولے الفراق دن اک ایسا آئے گا
مٹّی سے خون اُبلے گا اُس روز بالیقیں
بیٹے کو میرے قتل کریں گے جو اہلِ کیں

www.emarsiya.com

ماتم پہ جو اُٹھاتے ہیں حضرات اُنگلیاں
اُن کو اویسؑ قرنی کی دہراؤ داستاں
سُن کر ، شہید شہہ کا ہوا دانت در دہاں
دندان اپنے توڑ دیئے سارے الاماں
منصب اویسؑ جیسا ہی پاتے ہیں ماتمی
جو مجلسوں میں خون بہاتے ہیں ماتمی

اکثر یہ اعتراض بھی ہوتا مزید ہے
روتے ہیں آپ کس لئے؟ ، زندہ شہید ہے
خوشیاں منایئے کہ محرم تو عید ہے
سمجھائیں کیا کہ ذہن ہی جس کا پلید ہے
یعنیٰ کہ بچ گیا تھا براہیم کا پسر
کیا سوگ سب منائیں گے اب عیدِ بقر پر

تاریخ کے ورق ذرا اُلٹا کے دیکھئے
ظالم نے ہر زمانے میں ظلم و ستم کئے
لیکن جو ظلم برسرِ کرب و بلا ہوئے
وہ دیکھ کر بڑے بڑے ظالم بھی رودیئے
منہ کو کلیجہ آئے وہ ظلم و ستم کیا
صد حیف اس پہ رونے بھی ہرگز نہیں دیا

اپنے غموں پہ دل جو بھر آیا تو رولئے
جب معصیت نے دل کو ستایا تو رولئے
محبوب سے وصال نہ پایا تو رولئے
خوف و ملال کا ہوا سایہ تو رولئے
دل رو رہا ہے ایسے مسلماں کے حال پر
بدعت جو سمجھے رونا محمد ﷺ کی آل پر

www.emarsiya.com

سیوطی کی کتاب پڑھیں ، داستاں نہیں
روئے غمِ حسین میں افلاک اور زمیں
جنات اور فرشتوں نے ماتم کیا وہیں
سورج کو گہن لگ گیا، اور آندھیاں چلیں
سرخی شفق کی جو نظر آتی ہے رات دن
اس غم کو کائنات مناتی ہے رات دن

آنسو بہائے جس نے عزائے حسینؑ میں
لینے لگا وہ سانس فضائے حسینؑ میں
جاں اپنی جس نے دی ہے ولائے حسین میں
وہ جانے کتنا درد ہے 'ہائے حسینؑ '' میں
کرتی ہے شق کلیجہ نکل کر صدائے غم
دل بے قرار ہوتا ہے رہتی ہے آنکھ نم

زنجیر ہو قمہ ہو کہ ہوں ہاتھ سینہ زن
مقصد عزائے شاہ کا ہے نالہ و محن
کم اس طرح سے ہوتی ہے کچھ قلب کی گھٹن
یہ ذکر تازہ کرتا ہے ہر مضمحل بدن
غم سے اگرچہ سینہ و دامان چاک ہیں
چہرے مگر حسینیوں کے تابناک ہیں

دکھلا رہا ہے نام و نسب ماتمِ حسینؑ
بتلا رہا ہے سب کے حسب ماتمِ حسینؑ
ہو صبح و شام دن ہو کہ شب ماتمِ حسینؑ
مظلوم ہوں جہاں کریں سب ماتمِ حسینؑ
بیدار اس سے ہوتا ہے احساس اور شعور
ظلمت دلوں سے بھاگتی ہے آئے جب یہ نور

www.emarsiya.com

ہر سو جہاں میں ہوتی تھی تحقیرِ آدمی
درپے تھے سب مٹانے کو تصویرِ آدمی
فرشِ عزا نے بدلی ہے تقدیرِ آدمی
فرشِ عزا ہے باعثِ توقیرِ آدمی
ملتا یہاں سے ہے ہمیں انسانیت کا درس
فرش عزا پہ ہوتا ہے حقّانیت کا درس

فرشِ عزا بچھائیں جو وہ خوش نصیب ہیں
خوش بخت ہیں وہ آلِ نبی کے قریب ہیں
اللہ کے حبیب کے وہ تو حبیب ہیں
دل کے غنی ہیں ، مت کہو ان کو غریب ہیں
آتے ہوں پنجتن جہاں مجلس کے واسطے
اُس کو غریب خانہ نہیں کہنا چاہیے

فکرِ حسینیت کی ہیں شہکار مجلسیں
طرزِ یزیدیت پہ کریں وار مجلسیں
باطل سے یوں ہیں برسرِ پیکار مجلسیں
پڑھتے ہیں پڑھنے والے سرِ دار مجلسیں
بے خوف جان دیتے ہیں اس ذکر کے لئے
میثم زبان دیتے ہیں اس ذکر کے لئے

ذکرِ علیؑ و آلِ علیؑ گر ہو مستقل
ہوتی نہیں وہاں پہ کبھی روح مضمحل
یہ ذکر وہ ہے جو کرے مضبوط سب کے دل
ذکرِ حسینؑ کرتا ہے زخموں کو مندمل
حاصل یہاں سے ہوتی ہیں دنیا کی نعمتیں
اس ذکر سے ہیں سارے جہانوں کی رونقیں

www.emarsiya.com

فرشِ عزا تو گھر کو بنائے فلک مقام
فرشِ عزا پہ حمدِ خدا ، نعت اور سلام
فرشِ عزا پہ آتے ہیں افلاک سے امام
فرشِ عزا سے فاطمہ زہراؑ کریں کلام
''بیٹھی ہُوں نورِ عین کے پُرسے کے واسطے
آئے کوئی حسینؑ کے پُرسے کے واسطے''

دشتِ بلا میں مارا گیا جب مرا پسر
دوڑائے گھوڑے ظالموں نے اس کی لاش پر
تھے اتنے تیر چہرہ ہی آتا نہ تھا نظر
دیتی تھی بوسہ جس کو وہ تھا خوں میں تر بہ تر
بالوں میں گرد ، ریش تھی خوں سے بھری ہوئی
زخمی بدن پہ خاک تھی ساری ملی ہوئی

گردن سے جس طرح سے علیحدہ کیا تھا سر
ایسے تو ذبح کرتا نہیں کوئی جانور
دل کو سکون دیتا تھا جو پارہء جگر
کیسے تڑپ رہا تھا وہ صحرا کی ریت پر
سامانِ ضرب اس پہ سبھی آزمائے تھے
کتنے ہی زخم اک تنِ اطہر پہ آئے تھے

خوں بار چہرہ ، جسم تھا سارا لہو لہو
تھا سامنے وہ آنکھوں کا تارہ لہو لہو
ایسے نہ دیکھے ماں کوئی لاشہ لہو لہو
اک دوپہر میں تھی مری دنیا لہو لہو
مارے تھے ظالموں نے سبھی تیر سامنے
کاٹی تھی ہائے گردنِ شبیر سامنے

www.emarsiya.com

خیمے کا پردہ اٹھتا تھا گرتا تھا بار بار
اک مضطرب سا چہرہ نکلتا تھا بار بار
بیمار کوئی گرتا سنبھلتا تھا بار بار
اور میری جان کوئی مسلتا تھا بار بار

بیمار بیٹا تھا کہ وہ تھی مضطرب بہن
چہرے پہ گردِ رنج و الم درد اور محن

چھائی ہوئی تھی چاروں طرف اک فضائے خوں
کچھ بھی دکھاتی دیتا نہیں تھا سوائے خوں
صحرا نے اوڑھ رکھی تھی سر پر ردائے خوں
منظر یہ دیکھ کر نہ کیوں آنکھوں میں آئے خوں

کھینچیں لعین صحرا میں لاشِ حسینؑ کو
ماں کس طرح سے روکے بھلا اپنے بین کو

دیکھا نہ ہوگا ایسا فلک نے کبھی بھی حال
سبطِ نبی کی لاش ہو صحرا میں پائمال
سہہ شعبہ تیر اور علی اصغرؑ سا نونہال
تیروں سے چھلنی اکبرِ ذیشان و پُر جمال

اس ظلم پر نہ روئیں تو آخر بتائیں کیوں
بالوں کو کھولے فاطمہ زہراؑ نہ آئیں کیوں

یارب کسی کا بھی نہ ہو ایسا شقی کا دل
تڑپائے خاک پر جو بتولؑ و علیؑ کا دل
تھا وحشیوں کا ، اُن میں نہ تھا آدمی کا دل
ایسے کوئی دُکھاتا ہے اپنے نبیؐ کا دل

سُن کر یہ واقعات بھلا کس کو ہوش ہو
کیا ایسے سانحے پہ مسلماں خموش ہو

www.emarsiya.com

اصغرؑ پہ تیرِ ظلم چلے آنکھ نم نہ ہو
اکبرؑ جواں کو برچھی لگے آنکھ نم نہ ہو
قاسمؑ فرس سے نیچے گرے آنکھ نم نہ ہو
خیموں سے آگ اٹھتی رہے آنکھ نم نہ ہو

بچے پیاسے روتے رہیں اور چپ رہیں
سجادؑ پابرہنہ چلیں اور چپ رہیں

اس ظلم پر نہ آنسو بہائیں تو کیا کریں
دل کی فغاں کو لب پہ نہ لائیں تو کیا کریں
سر پیٹ کر بھریں جو نہ آہیں تو کیا کریں
دینِ خدا کو یوں نہ بچائیں تو کیا کریں

آنسو ضمیرِ خفتہ کو ہر دم جگاتے ہیں
انصاف کے چراغ یہاں جھلملاتے ہیں

منظر یہ بھول سکتی ہے دادی کوئی بھلا
پوتے کو اس کے تیر لگے وا مصیبتا
چمٹے بدن سے خون میں لتھڑی ہوئی قبا
خوں منہ سے وہ اگلنے لگے دودھ کی جگہ

جس لاش کا سنبھالنا مشکل ہو تیر کو
ماں کیسے دیکھ سکتی ہے ایسے صغیر کو

ننھی سی جان کانپے بدن سارا تھرتھرائے
تیرِ ستم کو کھینچنا چاہیں ، نکل نہ پائے
معصوم بازوؤں میں پڑا مٹّھیاں دبائے
چہرہ خموش لب پہ نہیں کوئی ہائے ہائے

بچہ نکالے جب کبھی سوکھی زبان کو
دیکھے پدر زمیں کو کبھی آسمان کو

www.emarsiya.com

گردن سے خون بہتا رہے باپ کیا کرے
بچہ بلک کے روتا رہے باپ کیا کرے
منہ سے وہ خوں اگلتا رہے باپ کیا کرے
حسرت سے چہرہ تکتا رہے باپ کیا کرے
اکڑائے جسم سارا وہ مٹّھی کو بھینچ کر
یوں منقلب ہو ہاتھوں پہ اک آہ کھینچ کر

ہائے کسی پدر کو خدا یہ نہ دن دکھائے
بے آس ، بے سہارا وہ میت کو خود اُٹھائے
لاشے کو لے کے سات قدم آگے پیچھے جائے
دکھیاری ماں کو کیسے وہ یہ سانحہ بتائے
لے کر گیا تھا پیاس بجھانے کے واسطے
خیمے میں لاش لایا ، رُلانے کے واسطے

دیکھا ہے سیّدہ نے یہ منظر بھی دلخراش
قاسم سا گلبدن سرِ میداں ہے قاش قاش
اک خاک کا غبار ہے کچلی ہوئی ہے لاش
بوڑھا چچا بھتیجے کو ہر سُو کرے تلاش
برباد کس طرح سے یہ نخلِ حسنؑ ہوا
پیوندِ خاک ہائے یہ گُل پیراہن ہوا

ماں در پہ خیمے کے ہے پریشان مضطرب
سیدانیاں ہیں بے سروسامان مضطرب
پیوست سینے میں بھی ہے پیکان مضطرب
اور مضمحل چچا سرِ میدان مضطرب
یہ سوچتے ہیں سیّدِ سردار کیا کریں
قاسم کے ٹکڑے چُننے کا طے مرحلہ کریں

www.emarsiya.com

گٹھڑی بنا کے لاش اُٹھائی حسینؑ نے
یوں نوجوانی اپنی دکھائی حسینؑ نے
غیض و غضب سے چھوڑی ترائی حسینؑ نے
للکاری پھر سے ساری خدائی حسین نے

آئے تو حوصلے سے نہ پھر ضبط کر سکے
گٹھڑی کو کھولا ، لاش رکھی اور رو پڑے

کرب و بلا میں صبح سے تا شام جو ہوا
آساں بیان کرنا نہیں غم کا ماجرا
اک سہ پہر میں کنبہ ہی سارا اُجڑ گیا
مٹی میں کیسے کیسے ملے میرے مہہ لقا

رو رو کے ان کی یاد نہ کیونکر مناؤں میں
فرشِ عزا جہاں پہ بچھے کیوں نہ آؤں میں

کرب و بلا ، مناظرِ خوں بار ہائے ہائے
تنہا حسینؑ ، لشکرِ اشرار ہائے ہائے
خیمے میں ایک عابدِؑ بیمار ہائے ہائے
لُٹتی ردائیں ، زینبؑ ناچار ہائے ہائے

غم اتنے دیکھے اور نہ پھر روئے سیدہؑ
کیسے لحد میں چین سے اب سوئے سیّدہؑ

انساں نہیں جو تجھ پہ نہ رویا کبھی حسینؑ
ہر ایک دل کی بس ہے تمنا یہی حسینؑ
رہتی ہے اب تو آنکھوں میں ہر دم نمی حسینؑ
بزمِ عزا میں روتے ہیں سب ماتمی حسینؑ

اشکِ عزا کبھی بھی نہ کم ہونے پائیں گے
پلکوں پہ یہ چراغ سدا جگمگائیں گے

www.emarsiya.com

فرشِ عزا سے آج بھی آتی ہے یہ صدا
آئی ہیں پُرسہ لینے یہاں بی بی فاطمہؑ
پیٹو سروں کو اور کرو نالہ و بُکا
ماتم سے اور نوحے سے ہے رونقِ عزا

روئے گا وہ یہاں پہ اُسی شورو شین سے
اُلفت ہے جس کو جتنی زیادہ حسینؑ سے

آنکھیں ہیں ، آنسوؤں کی روانی ہے یا حسینؑ
لب ہیں زباں ہے ، مرثیہ خوانی ہے یا حسینؑ
سینہ ہے اور دردِ نہانی ہے یا حسینؑ
ہاتھوں سے تیری یاد دہانی ہے یا حسینؑ

ماتم کی زد پہ حشر تلک ہے یزیدیت
زندہ رہے گی سینہ زنی سے حسینیت

تمت بالخیر